سعود عثمانی (لاہور)

میں کاش سنگ ہی ہوتا کہ زندہ رہ جاتا

(دیارِ حرم میں حاضری کے موقع پر)

طواف کرتا ہوا ، اِستلام کرتا ہوا
میں شہرِ وجد میں ہوں صبح و شام کرتا ہوا

کوئی تو ہے جو مجھے کھینچ کھینچ لاتا ہے
ضرورتوں کا مری انتظام کرتا ہوا

کھڑا ہوں اپنے ہی سائے کی جانماز پہ میں
نمازِ شکر میں دل کو امام کرتا ہوا

ترے حضور مجھے لے کے آن پہنچا ہے
یہ سجدہ مجھ میں مسلسل قیام کرتا ہوا

نکل پڑا ہوں کسی عشق کے تعاقب میں
ہر ایک یاد کو خود پر حرام کرتا ہوا

فغاں کہ مجھ میں جو اک خواہشوں کا لشکر ہے
گزر رہا ہے مرا قتلِ عام کرتا ہوا

دعا کو ہاتھ اٹھائے جو میں نے مَروَہ پر
ٹھہر گیا کوئی مجھ میں خرام کرتا ہوا

سمو رہا ہوں نظر میں مقامِ ابراہیم
میں دل میں ایک تمنائے خام کرتا ہوا

میں کاش سنگ ہی ہوتا کہ زندہ رہ جاتا
نقوشِ پائے پیمبر دوام کرتا ہوا

دعا درود کے ہمراہ لب تک آتی رہے
ہوں ملتزم پہ یہی التزام کرتا ہوا

حرم میں اڑتی ابابیل کی طرح ہوں سعودؔ
سُکوت نیم شبی سے کلام کرتا ہوا